منقبت مولا رضاؑ

بادشاہِ خراساں رضائے خدا
میرے مولا رضاؑ میرے مولا رضاؑ
آپ مشکل کشا آپ حاجت روا
میرے مولا رضاؑ میرے مولا رضاؑ

آپ کو گرچہ آنکھوں نے دیکھا نہیں
پر میں دیکھوں گا جب بھی تو اے فخرِ دِیں
جیسے پہچان سورج کی ہے بالیقیں
آپ کو بھی میں پہچان لوں گا وہیں

آپ آنکھوں کا میٹھا سا وہ خواب ہیں
جس کے ہونے سے آنکھیں یہ شاداب ہیں
خواب میرے یہ مانا کہ نایاب ہیں
مجھ پہ ہر شب ہی اس کے کھلے باب ہیں

آپ کا ذکر جنت کا دلکش سا پھول
آپ جانِ علیؑ آپ جانِ رسولؐ
یعنی فطرت میں برسات کا ہے اصول
یعنی سب پر عطاؤں کا پیہم نزول

میرے بکھرے ہوئے اشک کہتے رہے
اک نظر ڈال دیں مجھ پہ آقا میرے
میری آنکھیں ہیں اب وہ سفینہ جسے
جانے کب اور کہاں جا کے ساحل ملے

آپ کے دم سے منزل بھی آئے نظر
آپ کے دم سے رستوں پہ اترے سحر
آپ کی ہی گلی خوشبوؤں کا ہے گھر
قول جو بھی ہے وہ ہی ہے مثلِ گہر

آپ کی اک بہن قم میں ہے فاطمہؑ
سجدہ گاہِ جہاں جس کا روضہ ہُوا
جس کو بھاتا ہے بس تذکرہ آپ کا
جس سے جاری ہے مدحت کا یہ سلسلہ

آپ کا جس کو جشنِ ولادت ملے
وہ جو مشہد میں کچھ روز مہماں رہے
آپ روضے پہ اپنے بلائیں جسے
کیوں نہ قسمت کا خود کو دھنی وہ کہے

ہے یہ اظہارؔ کی آپ سے التجا
اب تو پوری ہو سب کے ہی دل کی دعا
اب تو اذنِ سفر سب کو کر دیں عطا
اب دکھا دیں ہر اک کو ہی صحنِ شفا

شاعرِ اہلِ بیتؑ علی اظہارؔ